بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰ | ۸ ذوالحجہ ۱۳۹۰ھ ۵ تبلیغ ۱۳۵۰ ہش ۵ فروری ۱۹۷۱ء | نمبر ۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضور کی صحتِ کاملہ وعاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں

(محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب)

ربوہ ۳ تبلیغ۔ آج حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت عام طور پر بہتر رہی، الحمدللہ۔ دونوں شانوں کے درمیان درد اور کھنچاؤ محسوس ہوتا تھا جو بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دُور ہوگیا۔ احباب جماعت خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۴ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کمر میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیّدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین

ربوہ ۴ تبلیغ۔ مکرم قریشی مقبول احمد صاحب کل ۳ ماہ تبلیغ (فروری) بروز بدھ اعلاءِ کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کیلئے بذریعہ سرگودھا ایکسپریس صبح ۷ بجے ربوہ سے روانہ ہوئے۔ احباب نے دلی دعاؤں کے ساتھ اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا اور ہار پہنائے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے اجتماعی دعا کرائی احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو اور آپ کو بیش از پیش خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(وکالت تبشیر)

مکرم شیخ داؤد صاحب آف برما رنگون سے اطلاع دیتے ہیں کہ وہ بعارضہ قلب بہت بیمار رہیں وہ احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ مکرم شیخ صاحب موصوف بہت مخلص احمدی ہیں۔ احباب خاص طور پر ان کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(منیر احمد عارف سابق مبلغ برما و نائیجیریا)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اے دوستو! یاد رکھو کہ صرف اپنے اعمال سے کوئی نجات نہیں پا سکتا

سچی لذّت اور سچّی راحت ہمارے خدا میں ہے اور محض اُسی کے فضل سے نجات ملتی ہے

(۱) "یاد رہے کہ انسان کی فطرت میں اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ یہ عیب بھی ہے کہ اُس سے بوجہ اپنی کمزوری کے گناہ اور قصور صادر ہو جاتا ہے۔ اور وہ قادرِ مطلق جس نے انسانی فطرت کو بنایا ہے اس نے اس غرض سے گناہ کا مادہ اس میں نہیں رکھا کہ تا ہمیشہ کے عذاب میں اس کو ڈالے بلکہ اس لئے رکھا ہے کہ جو گناہ بخشنے کا خلق اس میں موجود ہے اس کے ظاہر کرنے کے لئے ایک موقعہ نکالا جاوے۔ گناہ بے شک ایک زہر ہے مگر توبہ اور استغفار کی آگ اسکو تریاق بنا دیتی ہے۔ پس یہی گناہ توبہ اور پشیمانی کے بعد ترقیات کا موجب ہو جاتا ہے اور اس جڑ کو انسان کے اندر سے کھو دیتا ہے کہ وہ کچھ چیز ہے اور عجب اور تکبّر اور خود نمائی کی عادتوں کا استیصال کرتا ہے۔

اے دوستو! یاد رکھو کہ صرف اپنے اعمال سے کوئی نجات نہیں پا سکتا محض فضل سے نجات ملتی ہے اور وہ خدا جس پر ہم ایمان لاتے ہیں وہ نہایت رحیم و کریم خدا ہے وہ قادرِ مطلق اور سرب شکتی مان ہے جس میں کسی طرح کی کمزوری اور نقص نہیں۔ وہ مبدء ہے تمام ظہورات کا اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور خالق ہے تمام مخلوقات کا اور مالک ہے تمام جود و فضل کا اور جامع ہے تمام اخلاقِ حمیدہ اور اوصافِ کاملہ کا اور منبع ہے تمام نوروں کا اور جان ہے تمام جانوں کی اور قیّوم ہے ہر ایک چیز کا۔ سب چیزوں سے نزدیک ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ عین اشیاء ہے اور سب سے بلند تر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس میں اور ہم میں کوئی اَور چیز بھی حائل ہے اس کی ذات دقیق در دقیق اور نہاں در نہاں ہے مگر پھر بھی سب چیزوں سے زیادہ ظاہر ہے۔ سچّی لذّت اور سچّی راحت اُسی میں ہے اور یہی نجات کی حقیقی فلاسفی ہے۔"

(مضمون جلسہ لاہور ملحقہ چشمہ معرفت صفحہ ۴۶-۴۷)

(۲) "واضح ہو کہ عیسائیوں کا یہ اصول کہ خدا نے دنیا سے پیار کر کے دنیا کو نجات دینے کیلئے یہ انتظام کیا کہ نافرمانوں اور کافروں اور بدکاروں کا گناہ اپنے پیارے بیٹے یسوع پر ڈال دیا اور دنیا کو گناہ سے چھڑانے کیلئے اس کو لعنتی بنایا اور لعنت کی لکڑی سے لٹکایا یہ اصول ہر ایک پہلو سے فاسد اور قابل شرم ہے۔ اگر میزانِ عدل کے لحاظ سے اسکو جانچا جائے تو صریحاً یہ بات ظلم کی صورت میں ہے کہ زید کا گناہ بکر پر ڈال دیا جائے۔ انسانی کانشنس اس بات کو ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک مجرم کو چھوڑ کر اس مجرم کی سزا غیر مجرم کو دی جائے۔"

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب صفحہ ۲)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۵ تبلیغ ۱۳۴۵ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوافل کی اہمیت

گذشتہ اداریہ میں ہم نے نوافل کی اہمیت کی طرف اشارہ کیا ہے ذیل میں ہم نوافل کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ ملفوظات پیش کرتے ہیں جن سے نوافل کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں

"ایک فرائض ہوتے ہیں دوسرے نوافل۔ یعنی ایک تو وہ احکام ہیں جو بطور حق واجب کے ہیں اور نوافل وہ ہیں جو زائد از فرائض ہیں اور وہ اسلئے ہیں کہ تا فرائض میں اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو نوافل سے پوری ہو جاوے۔

لوگوں نے نوافل صرف نماز ہی کے نوافل سمجھے ہوئے ہیں۔ نہیں۔ یہ بات نہیں ہے ہر فعل کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔

انسان زکوٰۃ دیتا ہے۔ تو کبھی زکوٰۃ کے سوا بھی دے۔ رمضان میں روزے رکھتا ہے کبھی اس کے سوا بھی رکھے قرض لے تو کچھ ساتھ زائد دے کیونکہ اس نے مروت کی ہے۔

نوافل متمم فرائض ہوتے ہیں۔ نفل کے وقت دل میں ایک خشوع اور خوف ہوتا ہے کہ فرائض میں جو قصور ہوا ہے وہ اب پورا ہو جاوے یہی وہ راز ہے جو نوافل کو قرب الٰہی کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے گویا خشوع اور تذلل اور انقطاع کی حالت اس میں پیدا ہوتی ہے اور اسی لئے تقرب کی وجہ ہیں ایام بیض کے روزے شوال کے چھ روزے یہ سب نوافل ہیں۔

پس یاد رکھو کہ خدا سے محبت تام نفل ہی ذریعہ ہوتی ہے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پھر میں ایسے مقرب اور مومن بندوں کی نظر ہو جاتا ہوں یعنی جہاں میرا منشاء ہوتا ہے۔ وہیں ان کی نظر پڑتی ہے

صادق موت کا بھروسہ نہیں رکھتا اور خدا سے غافل نہیں ہوتا۔ ان کے کان ہو جاتا ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جہاں اللہ کی یا اس کے رسول کی یا اس کی کتاب کی تحقیر اور ذلت ہوتی ہے وہاں سے بیزار اور ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سن نہیں سکتے اور کوئی ایسی بات جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور حکم کے خلاف ہو نہیں سنتے، اور ایسی مجلسوں میں نہیں بیٹھتے، ایسا ہی فسق و فجور کی باتوں اور سماع کے ناپاک نظاروں اور آوازوں سے پرہیز کرتے ہیں نامحرم کی آواز سن کر بُرے خیالات کا پیدا ہونا زناء الاذن ہے اسی لئے اسلام نے پردہ کی رسم رکھی ہے ....

مسیح کا یہ کہنا کہ زنا کی نظر سے نہ دیکھ۔ کامل تعلیم نہیں ہے۔ اس کے مقابلہ میں کامل تعلیم یہ ہے۔ جو مبادی گناہ سے بچاتی ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِھِمْ یعنی کسی نظر سے بھی نہ دیکھیں۔ کیونکہ دل اپنے اختیار میں نہیں ہے یہ کیسی کامل تعلیم ہے۔

پھر فرماتا ہے کہ ہو جاتا ہوں اس کے ہاتھ۔ بعض وقت انسان ہاتھوں سے بہت بیرحمی کرتا ہے، خدا فرماتا ہے کہ مومن کے ہاتھ بیجا طور پر اعتدال سے نہیں بڑھتے۔ وہ نامحرم کو ہاتھ نہیں لگاتے۔ پھر فرماتا ہے کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ اسی پر اشارہ ہے مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد تھا اور آپ کے ہاتھ کے لئے فرمایا مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی غرض نفل کے ذریعہ انسان بہت بڑا درجہ اور قرب حاصل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اولیاء اللہ کے زمرہ میں داخل ہو جاتا ہے

پھر مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْحَرْبِ جو میرے ولی کا دشمن ہو میں اس کو کہتا ہوں کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ حدیث میں آیا ہے کہ خدا شیرنی کی طرح جس کا کوئی بچہ اٹھا لے جاوے۔ اس پر جھپٹتا ہے

غرض انسان کو چاہیئے کہ وہ اس مقام کے حاصل کرنے کے لئے ہمیشہ سعی کرتا رہے موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے کہ کب آ جاوے مومن کو مناسب ہے کہ وہ کبھی غافل نہ ہو۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے۔" (ملفوظات ص ۱۹ تا [illegible]

ربوہ کے شب و روز نظر آئے حسیں اور

جلسہ پہ جو میں اب کے گیا اے مرے ہمدم — ربوہ کے شب و روز نظر آئے حسیں اور

اک نور کا دریا ہے کہ نکہت کا سمندر — دل ہوتے یہاں آ کے ہیں اللہ سے قریں اور

پاکیزہ و معصوم فضا اس کی ہے جنت — لاریب زمیں پر ہے یہ اک خلد بریں اور

یاں رات کے سناٹے میں جب ذکرِ خدا ہے — پاتا ہے سکونِ قلب تو جھکتی ہے جبیں اور

یہ مجمعِ احباب۔ یہ اخلاص و تعشق — اللہ کی بشارات پہ بڑھتا ہے یقیں اور

یاں نعرۂ تکبیر سے لرزاں ہیں فضائیں — جس سے کہ لرز اٹھتا ہے ہر دشمنِ دیں اور

یاں حضرت ناصرؓ کی وہ پُر کیف تقاریر — پاؤ گے نہ اس طرح کی تقریر کہیں اور

یہ شہر کہ اسلام کی سطوت کا نشاں ہے — اس طرح کے نظارے کہیں پر بھی نہیں اور

ملتی ہے یہاں دولتِ تسکینِ دلِ زار — پاتا ہے یہاں آ کے سکوں قلبِ حزیں اور

اس عشق و عقیدت کے سمن زار میں آ کر — ہو جاتے ہیں گلہائے عقیدت بھی حسیں اور

یہ شہر کہ ہے گوشۂ عافیت و تسکین — ہر ایک کا جی چاہتا ہے رہیئے یہیں اور

جاتا ہوں مگر با دلِ ناخواستہ یاں سے — لب پہ ہے بصد حسرت و با چشمِ نمیں اور

آیا ہوں ابھی منزلِ محبوب سے محمود
اور دل کا تقاضا ہے کہ اک بار وہیں اور

محمود احمد مرزا
عبدالحکیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۵

خلافتِ راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات

(تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۷۰ء)

دوسرا اثر

دوسرا اثر یہ ہوا کہ خلافت کا احترام اٹھ گیا۔ اور یہ خیال پیدا ہو گیا کہ جس طرح بذریعہ انتخاب خلیفہ منصب خلافت پر فائز کیا جاتا ہے۔ اسی طرح لوگوں کی مرضی اور منشاء سے اُسے الگ بھی کیا جا سکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب اور لوگوں کی رائے کو تو صرف ایک پردہ کے طور پر رکھا ہے۔ ورنہ حقیقت یہی ہے کہ خدا تعالیٰ خود مومنوں کے قلوب پر اپنا الہام خفی نازل کر کے جسے چاہتا ہے۔ خلیفہ بناتا ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ

کہ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ خود خلیفہ بناتا ہے۔

(۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔

لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابى بكر و ابنه فاعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع المومنون او يدفع الله ويابى المومنون

(بخاری کتاب الاحکام جلد ۴ صفحہ ۱۵۰ باب الاستخلاف)

میں نے ارادہ کیا تھا کہ ابوبکرؓ کو بلا کر ان کو خلافت کے حق میں تحریر لکھ دوں تاکہ میری وفات کے بعد دوسرے لوگ خلافت کی خواہش لے کر کھڑے نہ ہو جائیں۔ اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ مگر پھر میں نے اس خیال سے اپنا ارادہ ترک کر دیا کہ اللہ تعالیٰ ابوبکرؓ کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہ ہوگا لہٰذا نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور شخص کی خلافت قبول کرے گی۔

اسی طرح حضرت حفصہؓ کی ایک روایت شیعہ اصحاب کی مشہور کتاب تفسیر قمیؒ میں بیان ہوئی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"انّ ابا بكر يلي الخلافة من بعدى ثم بعده ابوك فقالت من انباك هذا قال نبأنى العليم الخبير۔"

(تفسیر قمیؒ تفسیر سورہ تحریم)

ترجمہ:۔ یقیناً ابوبکر میرے بعد خلیفہ ہوگا پھر اس کے بعد تیرا باپ۔ حضرت حفصہؓ نے کہا آپ کو یہ خبر کس نے دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے علیم خبیر خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے۔

پھر حضرت عثمانؓ کے متعلق آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے فرمایا۔

لعلّ الله يقمّصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلع لهم۔

(ترمذی جلد دوم باب مناقب عثمانؓ)

یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو ایک قمیص پہنائے گا۔ اگر لوگ اس قمیص کے اتارنے کا ارادہ کریں تو اس قمیص کو نہ اتارنا۔

"باغیوں نے جب حضرت عثمانؓ سے خلافت سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کیا تو حضرت عثمانؓ نے ان سے یہی کہا ما كنت لا خلع سربالا سربلنيه الله عزّوجلّ

(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

کہ جو خدا تعالیٰ نے مجھے قمیص پہنائی ہے یعنی خلافت کی رداء میں اُسے کیسے اتار دوں؟ بلکہ فرمایا:۔

امّا ان ابترء من الامارة فان تصلّبونی احب الیّ من ان ابترء من امر الله عزّوجل و خلافته"

(طبری جلد ۵ صفحہ ۱۲۱)

یعنی مجھے پھانسی پر لٹک جانا زیادہ مرغوب ہے بہ نسبت اس کے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ منصب خلافت سے الگ ہو جاؤں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ دراصل خلفاء کا تقرر بھی ایک مخفی الہام کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ان روایات سے استنباط کرتے ہوئے ایک بہت عمدہ نوٹ لکھا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:۔

"اللہ۔ اللہ، اس چھوٹے سے فقرہ میں خلافت کا کتنا وسیع مضمون ودیعت کر دیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ فرماتے ہیں۔ کہ بے شک میرے بعد بظاہر مسلمانوں کی کثرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کرے گی۔ مگر دراصل اس رائے کے پیچھے خدائے قدیر کی ازلی تقدیر کام کر رہی ہوگی۔ اور وہی ہوگا۔ جو خدا کا منشاء ہوگا۔ اور اس کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ اور باوجود اس کے اندرونی طور پر انصار نے اپنے میں سے کسی اور شخص کو کھڑا کرنا چاہا۔ اور بیرونی طور پر عرب کے بدوی قبائل نے باغی ہو کر خلافت کے نظام کو ہی ملیا میٹ کر دینے کی تدبیر کی۔ مگر چونکہ ابوبکرؓ خدا کا مقرر کردہ خلیفہ تھا اس لئے اس کے اتباع کی قلّت اس کے مخالفین کی کثرت کو اس طرح کھا گئی جس طرح سمندر کا پانی اپنے اُوپر جھاگ کو کھا جاتا ہے۔ پھر جو الفاظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے متعلق فرمائے ہیں۔

"خدا تمہیں ایک قمیص پہنائے گا۔ اور لوگ اسے اتارنا چاہیں گے۔ مگر تم اُسے نہ اتارنا۔"

(ترمذی جلد دوم باب مناقب عثمانؓ)

اس قدیم سنت اللہ کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ دراصل خلیفہ خدا بناتا ہے۔ اور انتخاب کرنے والے لوگ صرف ایک پردہ کا کام دیتے ہیں۔ اور ایک آلہ سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ جسے خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کو جاری کرنے کے لئے اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔ ان الفاظ پر غور کرو۔ کیسے پیارے اور دانائی سے معمور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ بنانے کے فعل کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب فرماتے ہیں۔ اور خلافت سے معزول کرنے کی کوشش کو لوگوں کی طرف نسبت دیتے ہیں۔ گویا جو صورت بظاہر نظر آتی ہے اُس کے بالکل عکس ارشاد فرماتے ہیں۔ خلافت کے انتخاب کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔"

("اسلام میں خلافت کا نظام")

پس جب لوگوں نے ایک غلط نظریہ قائم کیا کہ خلیفہ انسان بناتے ہیں تو غلط بنیاد پہ غلط عمارت کھڑی کی۔ کہ اس سے جس طرح کا سلوک چاہیں کر سکتے ہیں۔ اس سے دو بدو بھی ہو سکتے ہیں۔ وقت، بے وقت بے ہنگم جائز و ناجائز نکتہ چینی بھی اس پر کر سکتے ہیں۔ حالانکہ خلیفہ اپنے منصب کے لحاظ سے مستحق ہوتا ہے پوری عقیدت۔ فدائیت، محبت و دلی احترام کا اور اسکا منصب تقاضا کرتا ہے کہ اس کی کامل فرمانبرداری کی جائے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں یہ فرمایا کہ اطیعوا اللہ اللہ کی اطاعت کرو وہاں رسول کی اطاعت کے ساتھ خلیفہ وقت کی اطاعت کو لازم قرار دیا اور فرمایا واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قرآن کریم میں اس کے ساتھ ساتھ یہ تنبیہ بھی فرما دی کہ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ھم الفاسقون، کہ جو ان خلفاء کا انکار کرے گا وہ فاسقون میں شامل ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ"

کہ میری سنت کو جہاں لازمی طور پر پکڑو۔ وہاں میرے خلفاء کی سنت کو بھی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پابندی کرو۔

عرباض بن ساریہ کی مشہور روایت ہے وہ کہتے ہیں۔

"صلّی بنا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم الصبح ذات یوم ثم اقبل علینا فوعظنا موعظۃً بلیغۃً ذرفت منہا العیون ووجلت منہا القلوب۔ فقال رجلٌ یارسول اللہ کان ھذہ موعظۃ مودّع فما ذا تعہد الینا فقال اوصیکم بتقوی اللہ والسّمع والطّاعۃ وان کان عبداً حبشیًا فانّہ من یعش منکم بعدی فیری اختلافاً کثیرًا۔ فعلیکم بسنّتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المہدیّین۔ فتمسّکوا بہا وعضّوا علیہا بالنّواجذ۔ وایّاکم و محدثات الامور فانّ کلّ محدثۃ بدعۃ وکل بدعۃ ضلالۃ"

(مسند احمد بن حنبلؒ جلد ۴ ص ۱۲۶)

عرباض بن ساریہ کہتے ہیں۔ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں صبح کی نماز پڑھائی اور جب نماز سے فارغ ہو چکے تو آپؐ نے ہمیں ایک وعظ کیا۔ وہ وعظ ایسا اعلیٰ درجہ کا تھا کہ اس سے ہمارے آنسو بہنے لگ گئے۔ اور دل کانپ اٹھے۔ اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا۔ اور کہنے لگا یا رسول اللہ! معلوم ہوتا ہے یہ الوداعی وعظ ہے۔ آپؐ ہمیں کوئی وصیّت کر دیں۔ آپ نے فرمایا۔

اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللہِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَۃِ وَاِنْ کَانَ عَبْدًا حَبَشِیًا۔

میں تمہیں وصیّت کرتا ہوں کہ تم اللہ تعالےٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اور اطاعت اور فرمانبرداری کو اپنا شیوہ بناؤ۔ خواہ کوئی حبشی غلام ہی تم پر حکمران کیوں نہ ہو۔ جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے۔ وہ لوگوں میں بہت بڑا اختلاف دیکھیں گے۔ پس ایسے وقت کے لئے میری وصیّت تمہیں یہی ہے کہ علیکم بسنّتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المہدیّین تم میری سنّت اور میرے بعد میں آنے والے خلفاء الراشدین کی سنّت کو اختیار کرنا۔ تمسّکوا بہا تم اس سنّت کو مضبوطی سے پکڑ لینا۔ وعضّوا علیہا بالنّواجذ اور جس طرح کسی چیز کو دانتوں سے پکڑ لیا جاتا ہے اسی طرح اس سنّت سے چمٹے رہنا۔ اور کبھی اس راستہ کو نہ چھوڑنا۔ جو میرا یا میرے خلفاء راشدین کا ہوگا۔ وایاکم ومحدثات الامور اور تم نئی نئی باتوں سے بچے رہنا فانّ کلّ محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ کیونکہ ہر وہ نئی بات جو میری اور میرے خلفاء الراشدین کی سنّت کے خلاف ہوگی وہ بدعت ہوگی۔ اور ہر بدعت ضلالت ہوا کرتی ہے۔"

خدا کا رسولؐ تو خلفاء کی اطاعت کو اپنی اطاعت قرار دیتا ہے۔ اور اُن کے طریقِ کار اور روش کو اختیار کرنا بلکہ شدت سے اس کی پابندی کا حکم دیتا ہے۔ اور یہ بات اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دلی عقیدت و احترام کے جذبات خلیفۂ وقت کے متعلق نہ ہوں۔

تیسرا اثر

تیسرا اثر یہ ہوا کہ :۔

خلافت ملوکیت میں بدل گئی۔ امیر معاویہ نے خلیفۂ وقت کا تو انکار کیا خود اقتدار حاصل کیا۔ پھر امیر معاویہ نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے یزید کو ولی عہد مقرر کرکے اس کی بیعت لوگوں سے لے لی۔ ملوکیت کا یہ دَور بنو اُمیّہ کا چلتا رہا۔ پھر بنو عباس کا دور شروع ہوا۔ اور اس کی انتہا خلیفہ المتوکل علی اللہ ۹۱۲ ہجری مطابق ۱۵۰۶ عیسوی میں ہوئی۔ پھر سلسلہ عثمانیہ کا دورِ ملوکیّت ۹۲۳ ہجری مطابق ۱۵۱۷ء میں قائم ہوا۔ اور بالآخر سلطان محمد خان سادس پر یہ سلسلہ بھی ختم ہو گیا۔ اور یہ لمبا عرصہ خلافت علی منہاج النبوۃ کے تصوّر سے عملی طور پر محروم رہا۔

خلافت کے متعلق خلفاء راشدین اور اصحاب رسولؐ کا متفق علیہ یہ تصوّر تھا کہ یہ ایک انتخابی منصب ہے جسے مسلمانوں کے باہمی مشورہ اور اُن کی آزادانہ رضامندی سے قائم ہونا چاہیئے۔ موروثی یا طاقت سے برسر اقتدار آنے والی امارت ان کی رائے میں خلافت نہیں بلکہ بادشاہت ہے۔

تعلیم الاسلام کالج کی تاریخی اہمیّت

مخلصین جماعت برصغیر کی اس ممتاز درسگاہ کیلئے اپنے ذہین بچوں کو مرکز میں بھجوائیں!!

(از محترم صدر صاحب صدر انجمن احمدیہ۔ پاکستان ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں سے ۲۸ مئی ۱۹۰۳ء کو رکھی گئی۔ اور اس کا اجراء جون ۱۹۴۴ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مقدس ہاتھوں سے عمل میں آیا جبکہ حضور نے اس مرکزی درسگاہ کا افتتاح کرتے ہوئے دعا فرمائی کہ

"یہ بیج جو آج اس مقام پر ہم بو رہے ہیں۔ اس سے ایک دن ایسا درخت پیدا ہو جس کی ایک ایک ٹہنی ایک بڑی یونیورسٹی ہو۔ ایک ایک پتہ کالج ہو۔ اور ہر ایک ایک پھول اشاعت اسلام اور تبلیغ دین کی ایک اعلیٰ درجہ کی بنیاد ہو جس کے ذریعہ کفر اور بدعت دنیا سے مٹ جائے اور اسلام اور احمدیت کی صداقت اور خدا تعالیٰ کی ہستی اور اس کی وحدانیت کا یقین لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو جائے۔"

(الفضل ۱۶ر صلح ۱۳۴۰ ہش)

اس عظیم درسگاہ کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے زمانہ خلافت سے قبل ربع صدی تک اس کی قیادت فرماتے رہے۔ اور اب بھی یہ حضور کی خصوصی توجہات کا مرکز بن کر ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے حال ہی میں مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے کو پرنسپل کالج کے عہدہ پر فائز فرمایا ہے۔ چوہدری صاحب ستائیس سال سے اس درسگاہ کی خدمت میں برابر مصروف ہیں۔ اور ایک ممتاز شخصیت کے حامل ہیں۔ امید ہے کہ ان کا یہ تقرر خدا تعالیٰ کے فضل وکرم اور حضور کی توجہ سے تعلیم الاسلام کالج اور ملک و ملت کے لئے بہت ہی مبارک ثابت ہوگا۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ چوہدری صاحب کو ہمیشہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ انہیں اپنے قیمتی مشوروں سے نوازیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے ذہین بچوں کو اس درس گاہ میں بھجوانے کی خصوصی جدوجہد فرمائیں۔ تا برصغیر کا یہ قومی ادارہ حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی دعاؤں کے ساتھ جلد سے جلد رفعت و عظمت کے بلند اور پرشکوہ مینار تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے۔

جماعت کے امراء، صدر صاحبان اور دوسرے عہدیداران کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ وہ اس سلسلہ میں خصوصی توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ حضرت مصلح موعود رضؓ تحریر فرماتے ہیں :۔

"چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے اور اس بارہ میں لڑکے کی مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔"

(الفضل ۱۵ر نومبر ۱۹۴۷ء)

سلسلہ اس درسگاہ پر ہر سال لاکھوں روپیہ خرچ کر رہا ہے۔ سٹاف بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیندار قابل اور محنتی ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذہین مخلص محنتی اور قابل لڑکوں کو یہاں بھجوائیں۔ اور سلسلہ کے روپیہ سے پورا پورا استفادہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیدالاضحیہ کا تاریخی پس منظر

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق بلاد عربیہ)

عاجز راقم کو اس ہفتہ لائل پور جانے کا اتفاق ہوا۔ ریلوے اسٹیشن سے اترتے ہی میں تانگہ پر سوار ہوا۔ دائیں اور بائیں چلنے والوں کے ساتھ بکروں اور دنبوں اور چھتروں کی بھی ریل پیل تھی یہ جانور غیر معمولی طور پر قد آور اور جسمانی لحاظ سے ان کو عیدالاضحیہ کے موقعہ پر قربانی دینے کی خاطر خوب پالا گیا تھا اور خوبصورت رنگوں سے رنگین کیا گیا تھا۔

بائع اور مشتری میں سودا طے ہوتے خاصا وقت صرف ہو رہا تھا۔ یہ منظر میرے سامنے تھا اور میری توجہ فوراً حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے ایمان افروز منظر اور ناقابل فراموش تاریخی واقعہ کی طرف پھر گئی۔ قرآن کریم نے اس واقعہ کا اظہار اور تصویر نہایت پُرشوکت اور جامع انداز میں یوں پیش کی ہے۔ فرمایا:۔

رَبِّ هَبْ لِي مِنَ الصّٰلِحِينَ۔ فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيمٍ۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى۔ قَالَ يٰأَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِينَ۔ فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ۔ وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يٰإِبْرٰهِيمُ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ۔ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ۔ سَلٰمٌ عَلٰى إِبْرٰهِيمَ

(الصافات ۱۰۱-۱۱۰)

اے میرے رب مجھے نیکوکار اولاد بخش۔ تب ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ لڑکا اس کے ساتھ تیز چلنے کے قابل ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے بیٹے! میں نے تجھے خواب میں ذبح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ پس تو فیصلہ کر کہ اس میں تیری کیا رائے ہے۔ بیٹے نے کہا اے میرے باپ جو کچھ تجھے خدا کہتا ہے وہی کر تو مجھے انشاء اللہ ایمان پر قائم رہنے والا دیکھے گا پھر جب وہ دونوں فرمانبرداری پر آمادہ ہو گئے اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا لیا۔ اور ہم نے ابراہیم کو پکار کر کہا اے ابراہیم تو اپنی رؤیا کو پوری کر چکا ہم اسی طرح محسنوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔ یہ یقیناً ایک کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے اسمٰعیل کا فدیہ ایک بڑی قربانی کے ذریعہ دیا اور بعد میں آنیوالی قوموں میں کا نیک ذکر باقی رکھا ابراہیم پر سلامتی نازل ہوتی رہے۔

الفاظ بالا میں خدا تعالیٰ نے باپ اور بیٹے کی جو تصویر عشق الٰہی اطاعت اور فدائیت کی کھینچی ہے وہ لامثال قربانی کا مظاہرہ ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اپنے فرزند حضرت اسماعیل کو ذبح کر رہا ہوں آپ نے عملی طور پر اس خواب کو پورا کرنے کے لئے مکمل تیاری کر لی اور اطاعت کا عظیم نمونہ پیش کیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے انسانی قربانی کی جگہ جانور کی قربانی کا ارشاد فرمایا اور آپ کے اس فعل کے ذریعہ انسانی قربانی متروک کر دی گئی۔ جس میں یہ اشارہ مقصود تھا کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت میں انسان کامل اور بہترین نمونہ دکھلائے اور اپنی عزیز سے عزیز چیز خدا تعالیٰ کی خاطر قربان کر دے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس قربانی میں کیا سِر ہے۔ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھلائے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہ اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے سامنے اسکی اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء اور اعزاء کا خون بھی خفیف نظر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو ہر ایک پاک ہدایت کا کامل نمونہ تھے کیسی قربانی ہوئی۔ خونوں سے جنگل بھر گئے گویا خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ باپوں نے اپنے بچوں کو بیٹوں نے اپنے باپوں کو قتل کیا اور وہ خوش ہوتے تھے کہ اسلام اور خدا کی راہ میں قیمہ قیمہ اور ٹکڑے بھی کئے جاویں تو ان کی راحت ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۳)

الغرض اس ظاہری قربانی کا بنیادی منصوبہ یہ ہے کہ قومی اور ملی ترقی بغیر جذبات و احساسات کی قربانی کے نہیں ہو سکتی اور اس میں والہانہ جذبہ فدائیت اور اطاعت کی روح کارفرما ہونی چاہیئے اور ایسی قربانی ہی تزکیہ نفس اور تقویٰ پیدا کرتی ہے ورنہ قربانی کے گوشت اور خون کوئی حقیقت نہیں رکھتے چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے

"لَنْ يَنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ"

یعنی ان قربانیوں کا گوشت اور خون خدا کو خوش نہیں کر سکتا بلکہ تمہاری خدا ترسی اور تقویٰ کی روح خدا تعالیٰ کو خوش کرتی ہے۔

اس قربانی کے ذریعہ مسلمانوں سے ہر قسم کی قربانی کا مطالبہ کیا گیا ہے اور ہر سال یہ قربانی کر کے اس روح کو قائم و دائم رکھنا مقصود ہے۔ کیونکہ ترقی اور استحکام بغیر قربانی کی روح کے نہیں ہو سکتا۔ اور قربانی کی روح اور جذبہ ہی مسلمانوں کی تمام مشکلات کا مداوا ہے۔

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جمعیتہ العلمیہ جامعہ احمدیہ کا ایک اہم اجلاس

مورخہ ۷ جنوری بوقت ایک بجے بعد دوپہر جمعیتہ علمیہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم شیخ عبد القادر صاحب فاضل نے "قرآن کریم اور طوفان نوح" کے موضوع پر نہایت ہی دلچسپ علمی اور تحقیقی مقالہ پیش فرمایا جس میں آپ نے مختلف آیات قرآنی۔ قدیم تاریخی کتب اور عصر حاضر میں منکشف ہونے والے آثار کی روشنی میں طوفان نوح پر ایک نئے انداز میں روشنی ڈالی۔

آپ نے بیان فرمایا کہ جیسا کہ قرآن کریم کا دعوے ہے تاریخی اور ارضی آثار سے یہ بات پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ طوفان نوح ایک محدود علاقے میں آیا تھا اور بائبل کا یہ بیان کہ یہ ایک عالمگیر طوفان تھا غلط ہے اور اب تک دنیا کے مختلف ماہرین آثار قدیمہ کو غلط راستے پر ڈالتا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اب تک اس معاملہ کی تہہ تک پہنچنے سے قاصر رہے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ نوح علیہ السلام کی قوم "جھیل وان" کے جنوبی پہاڑی سلسلہ میں آباد تھی۔ یہ جھیل کردستان (عراق) میں واقع ہے جس کے جنوب کی طرف دنیا کا سب سے بڑا آتش فشانی دہانہ "دہانہ نمرود" واقع ہے جسے قرآن کریم نے التنور کے لفظ سے یاد فرمایا ہے اس آتشی دہانہ کے پھٹنے سے جھیل کا پانی ابل پڑا اور اس سے جنوبی پہاڑی سلسلہ کے تمام "طاس" بھرتے چلے گئے اور ساری کی ساری قوم سیلاب میں غرق ہو گئی۔ "جھیل وان" کے پانی کی سطح سمندر سے ۵۲۰۰ فٹ بلند ہے۔ اور آتشی دہانہ سمندر کی سطح سے ۸۰۰۰ سے ۱۰۰۰۰ فٹ کی بلندی تک واقع ہے اور جنوبی پہاڑی علاقے کے سلسلہ کی بلندی ۱۰۰۰۰ سے ۱۳۰۰۰ فٹ تک ہے یہی وجہ ہے کہ پانی جب بلندی کی طرف سے آیا تو وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے گزرتا چلا گیا اور کوئی بھی اس کی زد سے باہر نہ رہا۔

مقالہ کے بعد سامعین نے مختلف سوالات کئے اور شیخ صاحب موصوف نے نہایت احسن پیرایہ میں ان کے جوابات دیئے اور اس کے بعد اجتماعی دعا ہوئی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

(نائب الرئیس للجمیعتہ العلمیہ)

عیدی اور چندہ وقف جدید

چند دن کے بعد عید آرہی ہے جو اپنے ساتھ خوشیاں لا رہی ہے لیکن مومن کی حقیقی عید اور اصل خوشی اس میں ہے کہ اس کا خالق و مالک اس پر راضی ہو جاوے اور ہمارے خالق و مالک کی رضا اس میں ہے کہ اس کے دین اسلام کا دنیا میں بول بالا ہو۔ جس کے لئے خلفاء احمدیت کی طرف سے مختلف تحریکات جاری ہیں جن میں سے وقف جدید کی تحریک نہایت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں کو بھی اس عظیم الشان ثواب سے محروم نہیں رکھا اور حضور نے ان کے لئے "دفتر اطفال وقف جدید" کی نہایت ہی مبارک تحریک جاری فرمائی ہے۔

اطفال۔ ناصرات اور چھوٹے بچوں کو چاہیئے کہ وہ عیدی لیتے وقت اپنی اسلام دوستی اور للہیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ بھی جائزہ لیں کہ آیا ان کی طرف سے چندہ وقف جدید ادا ہو چکا ہے یا نہیں۔ عدم ادائیگی کی صورت میں اپنی نہایت ہی مرغوب عیدی میں سے اس چندہ کا حصہ ضرور نکالیں تاکہ وہ اپنے آپ کو غلبہ اسلام کی حقیقی عید کو قریب تر لانے والے ہوں خدا تعالیٰ ہم سب کو اس غرض کے لئے عظیم الشان قربانیوں کی توفیق بخشے

(ناظم مال وقف جدید)

عید فنڈ کی طرف توجہ فرمائیں

مخلصین جماعت کو یاد ہے کہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے قائم ہے اور اس فنڈ کی غرض یہ ہے کہ عید کی خوشی کے موقع پر دین اسلام کی ضرورتوں کے لئے بھی کچھ خرچ کیا جاوے۔ عید فنڈ کی شرح پہلے کم از کم ایک روپیہ فی کس تھی لیکن اب بفضل خدا احباب کی آمدنیوں میں خاصہ اضافہ ہو چکا ہے اس لئے حتی الوسع اس سے بڑھ کر ادائیگی ہونی چاہیئے۔ احباب نیکی کے اس میدان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ عید فنڈ مرکزی چندہ ہے تمام وصول شدہ رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرائی جائیں۔ البتہ قربانی کی کھالوں کی آمدنی مقامی فنڈ میں جمع کی جا سکتی ہے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ = مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز قادیان اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ یوم کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرما دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر ۱۳۸۱۳

منکہ خدیجہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد الحفیظ خان صاحب آف ویرووال ساکن قادیان ضلع گورداسپور قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۵/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے مبلغ دو ہزار روپے حق مہر بذمہ خاوند عبد الحفیظ خان صاحب ویرووال ہے جو کہ اس وقت لاہور اور ربوہ پتہ عارضی منزل مقیم ہے۔

علاوہ ازیں جو ندالہ آمد جو خاوند کی طرف سے ملے گی یا مرتے وقت جو میری جائیداد ہوگی۔ اپنے تمام حصہ کی وصیت دسواں حصہ کرتی ہوں۔

الامۃ - خدیجہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر عبد الحفیظ خان ویرووال حال لاہور عارضی منزل ربوہ پاکستان)

گواہ شد۔ ڈاکٹر عبد الحفیظ خان ویرووال عارضی منزل ربوہ خاوند موصیہ

گواہ شد۔ بشیر احمد حافظ آبادی موصی نمبر ۱۰۶۱۹

مسل نمبر ۱۳۸۰۹

منکہ ڈاکٹر محمد عارف ولد مکرم محمد افتخار خان صاحب قوم پٹھان پیشہ طبی عمر ۵۴ سال بیعت ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۳ء ساکن محمد پور ڈاکخانہ کوڑا جگدیش پور ضلع گونڈہ (یو پی) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد از قسم زمین زرعی جو ہم تین بھائیوں پر مشترکہ ہے۔ اس جائیداد میں میرا حصہ جس کی اندازاً قیمت ایک ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں کوشش کروں گا۔ اپنی زندگی میں حصہ جائیداد کی قیمت ادا کر کے رسید حاصل کر لوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ البتہ میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمدنی پر ہے جو کنڈیکٹری صورت میں یا طبابت کی صورت میں پیدا کرتا ہوں اس کی اندازاً آمد ماہوار ڈیڑھ صد روپیہ ہے۔ اس سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں اور کوئی جائیداد پیدا کر لوں یا اپنی آمدنی میں اضافہ ہوا تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات کے بعد جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ آمین۔

العبد = ڈاکٹر محمد عارف احمدی ولد محمد افتخار خان صاحب مرحوم ساکن محمد پور پوسٹ کوڑا جگدیش پور ضلع گونڈہ (یو پی) حال نزیل قادیان ۷۰-۱۲-۲۰

گواہ شد = قریشی محمد شفیع عابد موصی نمبر ۹۲۹۴ قادیان ۷۰-۱۲-۲۰

گواہ شد۔ عبد الدین احمد عفی عنہ ابن حضرت مولوی سید اختر الدین احمد رضی اللہ عنہ قادیان موصی نمبر ۳۸۱۵ - ۱۲ - ۲۰

گم شدہ بستر

گزشتہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے بعض احباب تین سپیشل بسوں میں پشاور سے ربوہ گئے تھے اور ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ سے واپس پشاور رات کو پہنچے تھے۔ ایک بس میں مکرم عبد الباسط صاحب پسر محترم مرزا عبد المجید صاحب سابق ڈی ایس پی پشاور کا بستر خاکی رنگ والا (جس پر عبد الباسط کا نام لکھا ہوا تھا) رکھا تھا۔ گم ہو گیا ہے اگر کسی دوست کو اس کا علم ہو تو مہربانی کر کے مندرجہ ذیل پتہ اطلاع دے کر مشکور فرمائیں۔

محمود احمد خان امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور

مکان نمبر ۱-B-۱۷ ام - ایلب سٹریٹ بیرون بجوڑی گیٹ پشاور -

آپ کے عزم کی ضرورت ہے

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے پندرہ پیسے روزانہ کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

بھارتی طیارہ بارود سے اڑا دیا گیا۔

لاہور ۳ فروری۔ کشمیری مجاہدین نے آج رات آٹھ بج کر چھ منٹ پر بھارتی طیارہ "گنگا" کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا۔ دو حریت پسندوں نے ہفتہ کے روز اس طیارہ کو جموں کی فضا سے اغوا کیا تھا۔ اور لاہور میں اتار لیا تھا طیارہ ایک دھماکے سے پھٹ گیا اور اس میں آگ کے شعلے بھڑک اٹھے۔ اس کارروائی میں دونوں مجاہدین بھی شدید زخمی ہو گئے۔ جنہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جہاز کی تباہی کے وقت جو دھماکہ ہوا وہ اگرچہ معمولی نوعیت کا تھا تاہم جہاز میں بھڑکنے والی آگ کے شعلے دور دور سے نظر آرہے تھے۔ دونوں حریت پسند جلتے ہوئے طیارے سے کچھ دور کھڑے تھے۔ اور شعلوں کی روشنی میں صاف نظر آرہے تھے۔ انہوں نے پولیس اور فائر بریگیڈ کے عملہ کو خبردار کیا کہ وہ طیارے کے قریب نہ آئیں۔ بعد میں دونوں حریت پسندوں کو ہسپتال منتقل کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد طیارے کی آگ بجھانے کی کوشش کی گئی مگر طیارہ جل کر تباہ ہو گیا۔

کشمیری حریت پسندوں کو بھارت کے حوالہ نہیں کیا جائے گا۔

اسلام آباد ۲ فروری۔ پاکستان نے بھارتی طیارہ اغوا کرنے والے حریت پسندوں کو بھارت کے حوالے کرنے سے صاف انکار کر دیا ہے پاکستان کے سیکرٹری وزارت امور خارجہ نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ ان حریت پسندوں کو بھارت بھیجنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ وہ بھارت کے باشندے نہیں بلکہ کشمیری ہیں۔ انہوں نے مزید کہا مقبوضہ کشمیر کی صورت حال پر پاکستان کو سخت تشویش ہے سیکرٹری وزارت امور خارجہ نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ دہلی میں پاکستان کے ہائی کمیشن کے بعض افسروں کو قتل کر دینے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔

صدر ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھیں گے

کراچی ۳ فروری۔ صدر یحییٰ خان آج یہاں چھ سو بستروں پر مشتمل آغا خان ہسپتال اور میڈیکل کالج کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ یہ تقریب آج تین بجے شام سٹیڈیم روڈ پر منعقد ہو گی اور اس میں پرنس آغا خاں اور ان کی اہلیہ بھی شریک ہوں گی۔

سنگ بنیاد رکھے جانے کے فوراً بعد ہسپتال اور اس سے ملحقہ میڈیکل کالج کی تعمیر کا کام پورے زور و شور سے شروع ہو جائے گا۔ اور خیال ہے کہ ۱۹۷۲ء تک اس کی تعمیر مکمل ہو جائے گی۔

ملک میں پرائیویٹ سطح پر یہ پہلا میڈیکل کالج ہو گا ہسپتال ۱۹۷۲ء میں مکمل ہو گا اس کے ساتھ ایک نرسری سکول قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ پرنس آغا خان ان تمام منصوبوں کے لئے فنڈ مہیا کریں گے۔

قرضوں پر مزید پابندیاں

کراچی ۳ فروری۔ سٹیٹ بنک نے قرضوں پر کچھ اور پابندیاں لگا دی ہیں جن کے مطابق بعض قرضوں پر مروجہ شرح سود سے دو فی صد اور بعض پر تین فی صد مروجہ سود سے زائد وصول کیا جائے گا۔

سٹیٹ بنک کے اعلان کے مطابق یہ پابندیاں ملک کی عام معیشت کی اصلاح کے لئے لگائی ہیں۔

مشرق وسطیٰ کی صورتحال انتہائی نازک صورت اختیار کر گئی ہے۔

ماسکو ۳ فروری۔ روس کے وزیر اعظم کوسی گن نے متنبہ کیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کی صورت حال انتہائی نازک صورت اختیار کر گئی ہے تصفیہ میں مزید تاخیر کی وجہ سے حالات زیادہ بگڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ عرب علاقوں پر تسلط برقرار رکھنے والی اسرائیلی پالیسی کی وجہ سے مشرق وسطیٰ میں حالات خراب ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

تاس نیوز ایجنسی کے مطابق روسی وزیر اعظم کریملن میں ایک عشائیہ میں تقریر کر رہے تھے جو شام کے ایک اعلیٰ سرکاری وفد کے اعزاز میں دیا گیا تھا۔

● قاہرہ ۳ فروری۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر نے فائر بندی کی میعاد کے بارے میں غور کرنے کے لئے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کیا ہے۔

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کی والدہ محترمہ گھٹنوں میں درد کی وجہ سے گزشتہ بارہ روز سے بیمار ہیں۔ اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کرام سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد طاہر راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کو مستقل طور پر نزلہ اور کھانسی کی تکلیف ہے۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے

(خواجہ شریف احمد کوٹ مومن)

۳۔ خاکسار اپنا مکان محلہ دار العلوم شرقی میں تعمیر کروا رہا ہے۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے پایہ تکمیل تک پہنچا دے۔ آمین۔

(حافظ مبین الحق شمس مالک مبین بک ڈپو ربوہ)

۴۔ خاکسار نعمت اولاد سے محروم ہے جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے نیک خادم دین اولاد کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حکیم محمود احمد معلم وقف جدید۔ محمود آباد سندھ)

۵۔ میرے والد محترم چوہدری فضل کریم احمد صاحب ریٹائرڈ ایس ڈی او اعصابی کمزوری اور پیشاب کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری رفیق احمد سکنہ آباد داؤد خیل)

طب یونانی کے تحفے

روپے

تریاق سلیمانی تبخیر معدہ بدہضمی ہیضہ اور قے کا فوری علاج۔ ۲/- ، ۴/۵۰ ، ۶/-

زوجام عشق طاقت کے لئے ۲۰/-

معجون فلاسفہ معدہ کمر اور گردوں کو طاقت دیتا ہے اور کثرت پیشاب دور کرتا ہے فی پاؤ ۶/-

حب مقوی اعصاب فی کورس ۴/-

حب اکسیر اٹھرا۔ مکمل کورس ۲۰/-

حب نور چشم اولاد نرینہ کے لئے ۲۰/-

شافی کیپسول۔ مقوی رحم۔ مولد خون دوران حمل ماں اور بچہ کی صحت برقرار رکھتے ہیں صرف قابل استعمال ۷/۵۰

منسوم کارڈیل۔ لیکوریا۔ بیقاعدگی ایام کا کم زیادہ یا تکلیف سے آنا اور بانجھ پن کا بفضل تعالیٰ شافی علاج فی پونڈ ۶

منسوبین بے قاعدگی اور کمی خون کے لئے ۵/-

فرنگیفت اینٹی پمپل کریم کیلوں کیلئے ۳/-

پم اینٹی پمپل ٹیبلٹ ۳/-

نور لوشن چہرہ کی خوبصورتی کے لئے ۲/-

کاجل نور چشم آنکھوں کے لئے خاص جوہر ۱/۲۵

سرمہ حمید ابتدائے موتیا کو دور کرکے نظر کو تیز کرتا ہے ۱/۲۵

منجن سلطانی۔ دانت مضبوط کرتا ہے ۱/-

ماء الحیات۔ مقوی دل دماغ معدہ کھانسی دائمی نزلہ زکام کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے فی پونڈ ۶/-

سفوف مقوی دماغ۔ مقوی دماغ و معدہ ۵/-

فہرست ادویات خط لکھ کر طلب فرمائیں

منیجر المنار دواخانہ ربوہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۹ دسمبر ۱۹۷۰ء کو نماز ظہر و عصر کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت میرے بھتیجے عزیزم عبد اللطیف بنگوی ابن ڈاکٹر عبد الرحمٰن سیکرٹری مال جڑانوالہ کے نکاح کا ہمراہ عزیزی جمیلہ طاہرہ دختر راجہ نذیر علی صاحب حلقہ راج گڑھ لاہور کے ساتھ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر اعلان فرمایا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو دینی اور دنیاوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنا دے۔ آمین۔

(راقم عطا محمد بنگوی امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

بل ماہ جنوری ۱۹۷۱ء

جملہ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں

ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ فروری تک ضروری ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قومی اور مذہبی استحکام کیلئے جانی اور مالی قربانیوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

طبعی ترتیب کے لحاظ سے پہلا درجہ جانی قربانیوں کا اور دوسرا درجہ مالی قربانیوں کا،

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالے عنہ سورۃ البقرہ کی آیت مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"اسی طرح اس کے ایک یہ معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ دُنیا میں انسان کی دو ہی حالتیں ہوتی ہیں یا تو قبض کی حالت ہوتی ہے یا بسط کی۔ چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دفعہ ایک صحابی حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ! میں تو منافق ہوں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم تو مومن ہو تم اپنے آپ کو منافق کیوں سمجھتے ہو۔ اس صحابی نے کہا یا رسول اللہ! میں جب تک آپ کی مجلس میں بیٹھا رہتا ہوں یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ اور جنت میرے سامنے ہیں اور خشیت الٰہی کا غلبہ ہوتا ہے لیکن جب میں اپنے گھر جاتا ہوں تو وہ حالت قائم نہیں رہتی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہی تو خالص ایمان ہے پھر آپ نے فرمایا اگر انسان ایک ہی حالت پر رہے تو وہ مر نہ جائے۔ غرض قبض و بسط دونوں حالتیں انسان پر آتی رہتی ہیں۔ اگر انسان کی ہر وقت ایک ہی قسم کی حالت رہے تو اگر جسمانی طور پر نہیں تو دماغی طور پر وہ یقیناً مر جائے گا اور پاگل ہو جائے گا مجنونوں اور عقلمندوں میں یہی فرق ہوتا ہے کہ مجنون پر ایک ہی حالت ہمیشہ طاری رہتی ہے اور عقلمندوں پر اتار چڑھاؤ آتا رہتا ہے۔ مجنون ایک ہی قسم کے خیالات میں مبتلا رہتا ہے لیکن عقلمند شخص کے خیالات ایک قسم کے نہیں رہتے۔ غرض قبض و بسط کی حالتیں انسان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہیں۔ کبھی اس کے اندر بسط کی لہر پیدا ہوتی ہے اور وہ دین کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ حساب کرنے بیٹھ جاتا ہے کہ میں کتنی قربانی کر سکتا ہوں۔ یہ حساب کرنیوالی حالت قبض کی حالت ہوتی ہے اور جب کوئی شخص سب کچھ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس میں خوشی محسوس کرتا ہے تو وہ بسط کی حالت ہوتی ہے۔ پس فرمایا کہ تم دونوں حالتوں میں خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرو۔ کیونکہ تنگی بھی عارضی چیز ہے اور فراخی بھی عارضی۔ اور چونکہ سوال ہو سکتا تھا کہ اگر خدا تعالےٰ کے پاس ہمارا مال بڑھتا رہتا ہے تو اس کا ہمیں کیا فائدہ! اس لئے فرمایا کہ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ۔ اصل گھر تو تمہارا وہی ہے۔ پس جو کچھ تم ہمارے پاس بھیجتے ہو ہم اُسے بڑھاتے رہتے ہیں۔ جب تم آؤ گے تو خدا تعالےٰ نے تمہارا مال بہت بڑھا رکھا ہوگا اور وہ تمہیں مل جائے گا۔ جیسے کوئی ملازم باہر جاتا ہے تو روپیہ اپنے گھر بھیجتا رہتا ہے اور اس کی بیوی اسے جمع کرتی رہتی ہے مگر خدا تعالےٰ صرف جمع ہی نہیں کرتا بلکہ اسے بڑھاتا بھی رہتا ہے۔ پس اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ میں بتایا کہ آخر ایک دن تم نے خدا کی طرف لوٹنا ہے۔ جہاں ایک دائمی زندگی تمہارا انتظار کر رہی ہے۔ پس عارضی چیزوں کی وجہ سے اپنی دائمی زندگی کو نقصان مت پہنچاؤ۔ اور جس قدر بھی نیکی میں حصہ لے سکتے ہو لو۔

قرآن کریم کا کمال دیکھو کہ اس میں انفس اور اموال کی ترتیب کیسے عجیب طور پر رکھی گئی ہے۔ چونکہ جنگ میں سب سے پہلے سپاہی کا وجود ضروری ہوتا ہے جو قوم اور ملت کے لئے اپنی جان کی بازی لگا دیتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے

فَاقْتُلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

کا حکم دے کر مومنوں سے ان کی جان کا مطالبہ کیا۔

اس کے بعد دوسرا سوال خزانہ کی مضبوطی کا ہوتا ہے کیونکہ جب کوئی قوم میدان جہاد میں نکلتی ہے تو ملک کے خزانہ پر جنگی اخراجات کا غیر معمولی بار پڑ جاتا ہے اور اس کمی کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ جنگ زیادہ دیر تک نہیں لڑی جا سکتی۔ اسی حکمت کے ماتحت اللہ تعالےٰ نے دوسرے نمبر پر مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی اور اس طرح قومی اور مذہبی استحکام کے لئے جان اور مال کی قربانیوں کو ایک بنیادی حیثیت دے کر ان کی طبعی ترتیب بھی قائم کر دی کہ پہلا درجہ جانی قربانیوں کا ہے اور دوسرا درجہ مالی قربانیوں کا۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۵۵۴-۵۵)

بارہویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال کا دوسرا دن

فرنٹیئر کور اور برادرز کلب کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں، سیمی فائنل میں ریلوے اور فرنٹیئر کور کے درمیان انتہائی ولولہ انگیز مقابلہ

ربوہ ۴۔ کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے دن ۳ فروری کو فرنٹیئر کور اور برادرز کلب کی ٹیمیں سیمی فائنل مقابلوں میں اپنے اپنے مدمقابل پر سبقت لے کر فائنل میں پہنچ گئیں ان دونوں کے درمیان فائنل مقابلہ ۴ فروری ۱۹۷۱ء کو بعد دوپہر ہوگا۔

فرنٹیئر کور کو فائنل میں پہنچنے کے لئے اپنے مدمقابل پاکستان ویسٹرن ریلوے (کارنس) کے ساتھ جوڑ توڑ مقابلہ کرنا پڑا۔ کھیل کے شروع میں فرنٹیئر کور (جو جنوری ۱۹۷۱ء میں لاہور میں ہونے والی نیشنل چیمپئن شپ میں پہلی بار منظر عام پر آئی ہے) کے کھلاڑیوں نے کمال پھرتی اور چابکدستی کا مظاہرہ کر کے ریلوے کی نامی ٹیم کو یہ احساس دلانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی کہ انہیں امسال نیشنل چیمپئن شپ جیت چکی ہے اور بیشتر انٹرنیشنل کھلاڑی بھی اس میں شامل ہے۔ کھیل کے درمیانی وقفہ تک دونوں ٹیموں کا سکور برابر تھا۔ درمیانی وقفہ کے بعد فرنٹیئر کور کے کھلاڑی ایک نئے عزم اور جوش کے ساتھ گراؤنڈ میں داخل ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے سکور میں ۶ پوائنٹس کا فرق نظر آنے لگا۔ ایک طرف فرنٹیئر کور کے نوجوان کھلاڑی ریلوے کے انٹرنیشنل کھلاڑی نصر، لیاقت اور فرید کے ہر وار کو ناکام بنا رہے تھے اور دوسری طرف ریلوے کے تجربہ کار کھلاڑی ہر قیمت پر میچ جیتنے کی دھن میں تھے کھیل کے دوران ایک وقت ایسا بھی آیا جب ریلوے کے کھلاڑی سکور کو بڑھاتے ہوئے درمیانی فرق کو دوبارہ برابر کرنے میں کامیاب ہو گئے لیکن جب میچ ختم ہونے میں ۳ منٹ کا اعلان ہوا اس وقت فرنٹیئر کور ریلوے کی نامی گرامی ٹیم سے ۵۶ کے مقابلہ میں ۶۶ پوائنٹس سے جیت رہی تھی فرنٹیئر کور کے کھلاڑی اپنی حریف ٹیم کے گول پر تابڑ توڑ حملے کر رہے تھے فرنٹیئر کے اعجاز اور اولاد نے ریلوے کی دفاعی لائن توڑ کر اپنی ٹیم کا سکور ۷۰ تک پہنچا دیا جبکہ ریلوے کے کھلاڑی اپنے سکور میں اضافہ نہ کر پائے اور اس طرح فرنٹیئر کور اپنے حریف کو ۵۶ کے مقابلہ میں ۷۰ پوائنٹس سے شکست دے کر فائنل میں پہنچ گئی۔

الغرض سیمی فائنل کا یہ مقابلہ بہت پُرجوش اور ولولہ انگیز ثابت ہوا۔ سیمی فائنل کے دوسرے مقابلہ میں برادرز کلب لاہور نے پنجاب رینجرز کو ۷۳ کے مقابلہ میں ۸۶ پوائنٹس سے شکست دے کر فائنل میں پہنچی ٹیموں کے کھلاڑیوں کا انفرادی سکور یہ رہا

فرنٹیئر کور۔ اعجاز خان ۲۹ - اولاد خان ۱۶ نور گل ۱۶ - بہادر خان ۸ ظاہر ۲ - نواب علی ۲

ریلوے۔ لیاقت ۲۷ - فرید ۱۲ - نصر ۱۱ مصطفیٰ ۴ جمالی ۲ -

برادرز کلب۔ مسعود جعفری ۳۴ - مہدی ۱۹ - فضل مسیح ۱۸ - طاہر ۷ - عبدالوہاب ۴ - غلام دستگیر ۲ رحیم بخش ۲ - حمید ۲ -

پنجاب رینجرز۔ احمد خان ۲۴ - رحیم گل ۲۴ - محمد اشرف ۵ محمد خضر ۱۴ - فتح خان ۴ - غلام رسول ۲

کالج سیکشن کے سیمی فائنل مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے اپنی حریف ٹیم کے خلاف واک اوور حاصل کیا تعلیم الاسلام ہائی سکول کی ٹیم جو کالج سیکشن میں کھیل رہی ہے میونسپل کالج لائلپور کو ۵۰ کے مقابلہ میں ۵۲ پوائنٹس سے ہرا کر فائنل میں پہنچی۔ ٹیموں کے کھلاڑیوں کا انفرادی سکور یہ تھا۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ عمر فاروق ۲۵ شمیم ۶ باسط ۱۶ - وسیم الدین ۳ مسعود ۲

میونسپل کالج لائلپور۔ رزاق ۲۰ - مختار احمد ۱۳ لطیف ۱۰ بدر ۷ -

عرفان احمد خان
رکن اشاعت کمیٹی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴